سوال

رولی کی 3 شرط

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عقد نکاح کے ارکان اور اس کی شروط کیا ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

لام میں عقد نکاح کے تین ارکان ہیں:

1۔ خاوند اور بیوی کی موجودگی، جن میں کوئی ایسا انع نہ پایا جائے جو صحت نکاح میں رکاوٹ ہو مثلاً نسب یا رضاعت کی وجہ سے محرم رشتہ دار ہونا، اسی طرح مرد کا کافر ہونا اور عورت کا مسلمان ہونا، وغیرہ وغیرہ۔

2۔ حصول ایجاب، ایجاب کے الفاظ عورت کے ولی یا اس کے قائم مقام کی طرف سے اس طرح ادا ہوں کہ وہ خاوند کو یہ کہے کہ میں نے تیری شادی فلاں لڑکی سے کر دی یا اسی طرح کے کوئی اور الفاظ۔

3۔ حصول قبول، قبولیت کے الفاظ خاوند یا اس کے قائم مقام کی طرف سے ادا ہوں مثلاً یہ کہے کہ میں نے قبول کیا یا اسی طرح کے کچھ اور الفاظ۔

صحت نکاح کی شروط

1۔ زوجین کی تعیین، خواہ یہ تعیین اشارہ، نام یا پھر صفت بیان کر کے کی جائے۔

2۔ خاوند اور بیوی کی ایک دوسرے سے رضامندی، کیونکہ ارشاد نبوی ہے کہ

''کسی شوہر دیدہ کی شادی اس کے مشورے کے بغیر نہ کی جائے اور نہ ہی کسی کنواری کی شادی اس کی اجازت کے بغیر کی جائے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اس کی اجازت کیسے ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ وہ خاموش ہوجائے۔''

(1)

3ے:

پنے میں سے بے نکاح عورتوں اور مردوں کا نکاح کر دو۔''

(2)

نبی کریم ﷺ نے بھی فرمایا ہے:

ا پنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا، اس کا نکاح باطل ہے۔ آپ ﷺ نے یہ کلمات تین مرتبہ دہرائے۔''

(1)

4ے:

دو گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔''

(2)

کا اعلان بھی ہونا چاہیے کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

اعلان کرو۔''

(3)

بننے کی شروط:

1۔ عقل، یعنی عقل مند ہو بے وقوف ولی نہیں بن سکتا۔

2۔ بلوغت، یعنی بالغ ہو بچہ نہ ہو۔

3۔ حریت، یعنی آزاد ہو غلام نہ ہو۔

4۔ دین ایک ہو، اس لیے کہ کافر کو مسلمان پر ولایت حاصل نہیں ہو سکتی اور اسی طرح مسلمان کسی کافر یا کافرہ کا ولی نہیں بن سکتا۔

ر ہ عورت پر شادی کی ولایت مل سکتی ہے، خواہ ان کا دین مختلف ہی ہو اور اسی طرح مرتد شخص کو بھی کسی مسلمان پر ولایت حاصل نہیں ہو سکتی۔

5۔ عدالت، یعنی عادل ہونا چاہیے۔ یہ عدل فسق کے منافی ہے، جو بعض علماء کے نزدیک تو شرط ہے اور بعض علماء اسے شرط قرار نہیں دیتے۔

6ے:

ی عورت کا (ولی بن کر) نکاح نہ کرے اور نہ ہی خود اپنا نکاح کرے بلاشبہ وہ عورت زانیہ ہے جس نے اپنا نکاح خود کر لیا۔''

(4)

7۔ رشد، ایسی قدرت جس سے نکاح کی مصلحت اور کفو کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

ہائے کرام کے نزدیک تو ترتیب ضروری ہے اس لیے ولی کے نہ ہونے یا اس کی نااہلی کی بنا پر یا پھر اس میں شروط نہ پائی جانے کی صورت میں قریبی ولی کو چھوڑ کر دور والے کو ولی بنانا جائز نہیں۔

رے میں وہ وصیت کرے، پھر اس کا دادا، پڑدادا اور اس کے اوپر تک، پھر اس کے بعد عورت کا بیٹا، پھر پوتا اور اس سے نیچے تک، پھر اس کے بعد عورت کا سگا بھائی، پھر والد کی طرف سے بھائی، پھر ان دونوں کے بیٹے، پھر عورت کا سگا چچا، پھر والد کی طرف سے چچا، پھر چچا کے بیٹے، پھر نسب کے قریبی شخ

شیخ عبدالرحمن بن ناصر سعدی سے دریافت کیا گیا کہ ولایت نکاح میں کیا عدالت شرط ہے؟

اب تھا:

ولایت نکاح میں عدالت کی شرط ایسا قول ہے کہ جس کا عمل سلف اور دلائل رد کرتے ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ نکاح و طلاق]

سلسلہ فتاویٰ عرب علماء 4

صفحہ نمبر 79

محدث فتویٰ